روزنامہ **الفضل** ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون: ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۷۷/۴۲ | بدھ | ربیع الثانی ۱۴۱۳ھ، ۳۰ تبوک ۱۳۷۱ہش، ۳۰ ستمبر ۱۹۹۲ء | نمبر ۲۲۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قبولیت دعا کا راز — عجز

"وہ دعا مقبول ہوتی ہے جو عجز کے آخری مقام پر ہو اور اس دعا کا مقبول ہونا ایک ایسی حقیقت بن جاتا ہے جو سورج سے زیادہ بڑھ کر روشن ہوتی ہے۔ پس سجدے کی دعاؤں کے متعلق جو آپ سنتے ہیں کہ سجدے میں دعائیں مانگی جائیں تو وہ زیادہ مقبول ہوتی ہیں۔ وہ سجدہ حقیقی عجز سے تعلق رکھتا ہے۔"

(ارشاد حضرت امام جماعت احمدیہ۔ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

"صرف بدی کو ترک کرنا کوئی درجہ نہیں رکھتا۔ اس کے بالمقابل نیکی اختیار کرنی چاہیئے۔ ایک شخص کا ذکر ہے کہ وہ ایک دوست کے ہاں دعوت کے واسطے گیا۔ اس دوست نے بہت پُرتکلّف دعوت پکائی اور ہر طرح سے اس کی خاطر کی۔ جب وہ کھانے سے فارغ ہُوا تو کہنے لگا کہ آپ نے میرے واسطے بہت تکلیف اُٹھائی اور عمدہ کھانا کھلایا۔ مگر مَیں نے بھی آپ پر ایک بھاری احسان کیا۔ میزبان نے کہا کہ آپ بیان فرمائیں تاکہ اَور بھی زیادہ آپ کا مشکور اور ممنون احسان ہو جاؤں۔ تب اس نے کہا کہ جب آپ گھر میں نہ تھے اور مَیں یہاں اکیلا تھا۔ اگر اس وقت مَیں آپ کے گھر کو آگ لگا دیتا تو آپ کا کئی ہزار روپے کا مکان اور اسباب سب جل کر راکھ ہو جاتا۔

اس شخص نے ترکِ بدی پر فخر کیا۔ لیکن اس مثال سے ہر ایک شخص سمجھ سکتا ہے۔ کہ ترکِ بدی میں کوئی عمدگی اور فخر نہیں۔"

(ملفوظات جلد پنجم صـ۴)

(صاحبِ ایمان) کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہوتی ہے

اقتباس از خطبہ فرمودہ حضرت امام جماعت احمدیہ (الثانی)

"جس شخص کے دل میں ترقی کے متعلق کوئی خواہش اور اُمید نہیں وہ ایک ذلیل اور ناکارہ وجود ہے اگر ایک شخص کے عمل ناکافی ہیں مگر اس کے باوجود یہ اُمید نہیں رکھتا کہ وہ کل اپنے خدا کو پا لے گا تو اس کے متعلق ہم یہ نہیں کہیں گے کہ وہ بڑا نیک ہے بلکہ ہم کہیں گے وہ بے ایمان ہے۔ نیک ہم اس کو کہیں گے جس کا آج کا عمل بے شک کمزور ہو مگر اس کے دل میں یہ امید ہو کہ اگر آج وہ اپنے خدا سے نہیں ملا تو کل اس سے جا ملے گا۔ وہ آج ... نیکیوں میں حصّہ لیتا ہے مگر اس کے باوجود اگر اسے آج خدا نہیں ملتا تو وہ مایوس نہیں ہو جاتا بلکہ کہتا ہے کل میں اپنے رب کے پاس جا پہنچوں گا گویا ہر وقت اس کے دل میں ایک امنگ اور امید تازہ رہتی ہے اور تھوڑے سے عمل کے باوجود خدا تعالیٰ سے ملنے کی تڑپ ہر وقت اس کے دل میں موجود رہتی ہے ایسے شخص کے متعلق ہم بے شک کہیں گے کہ وہ نیک ہے لیکن اگر یہ امنگ اس کے دل میں نہیں پائی جاتی تو ہم اسے اچھا نہیں کہیں گے تو مستقبل کے متعلق امیدیں رکھنا ترقی کی ایک کلید ہے۔ جو شخص مستقبل کے متعلق کوئی امید نہیں رکھتا وہ کبھی ترقی نہیں کر سکتا۔ پس حقیقت یہی ہے کہ (صاحبِ ایمان) کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہوتی ہے یعنی وہ جتنا کام کرتا ہے آئندہ اس سے زیادہ کام کرنے کی نیت رکھتا ہے۔ اگر کوئی شخص کسی راستہ پر جا رہا ہو اور اس کی اپنے پَیروں پر نظر ہو تو لازماً وہ ٹھوکریں کھائے گا اسی طرح اگر وہ پیچھے کی طرف دیکھے گا تب بھی ٹھوکریں کھائے گا کیونکہ ٹھوکر کی چیز آگے ہوتی ہے مگر جو آگے کی طرف دیکھتا ہے وہ ہر قدم کے اٹھانے سے پہلے اگلی چیزوں کو دیکھ لیتا ہے اور کہتا ہے۔ یہ بھی ٹھوکر کی جگہ ہے وہ بھی ٹھوکر کی جگہ ہے۔ اور بعد میں چاہے اس کی آنکھ کسی اور طرف ہو اس کے دماغ کے پیچھے جو علم جا رہا ہو گا وہ اسے بتا رہا ہو گا کہ اتنے فاصلہ پر ٹھوکر کا مقام ہے۔ چنانچہ جب بھی وہ اس مقام پر پہنچے گا سنبھل جائے گا اور ٹھوکر کھانے سے محفوظ ہو جائے گا۔ تو امیدیں انسان کی ترقی کے لئے ایک نہایت ہی ضروری اور لازمی چیز ہیں ہاں جو امیدیں عمل کے مطابق نہ ہوں وہ انسان کی تباہی کا موجب بن جاتی ہیں۔"

(از خطبہ فرمودہ ۱۳؍ اکتوبر ۱۹۴۲ء)

درخواست دعا

○ مکرم ناظر اصلاح و ارشاد تحریر فرماتے ہیں کہ عزیزہ نعیمہ صاحبہ دختر مکرم مولوی محمد دین صاحب مربی سلسلہ کا اپنڈکس کا اپریشن فضل عمر ہسپتال میں ۲۷ ستمبر ۹۲ء کو ہوا ہے۔ عزیزہ کی کامل شفایابی اور درازیٔ عمر کے لئے دعا کریں۔

○ مکرمہ بشریٰ صاحبہ اہلیہ مکرم غلام قادر صاحب آف میانوالی بنگلہ ضلع سیالکوٹ عرصہ دو سال سے مختلف عوارض سے شدید بیمار چلی آ رہی ہیں۔

○ مکرم رزاق محمود طاہر صاحب۔ چک نمبر ۳۶ جنوبی سرگودھا کے بھتیجے نجیب محمود عمر ۱۴ سال کے کپڑوں کو آگ لگ گئی۔ جس سے بچہ کا پیٹ اور سینہ خطرناک حالت تک جل گیا ہے۔ حالت ابھی تک اطمینان بخش نہیں ہے۔ نجیب محمود بفضلہ تعالیٰ وقفِ نَو میں شامل ہے۔

احباب ان سب کے لئے دعا کریں۔

نمایاں کامیابی

"عزیزہ عائشہ ظفر بنت مکرم محمد ظفر سلطان صاحب راجن پور نے امسال مڈل کے سالانہ امتحان میں ۷۰۱/۸۵۰ نمبر حاصل کر کے سکول بھر میں اوّل پوزیشن حاصل کی ہے۔

عزیزہ مکرم کیپٹن ہدایت علی صاحب کی پوتی ہے۔ عزیزہ کی صحت تندرستی اور مزید اعلیٰ کامیابیوں کیلئے دعا کی درخواست ہے"

خون کا عطیہ دے کر دکھی انسانیت کی خدمت کریں۔

ناظم خدمت خلق
مجلس خدام الاحمدیہ۔ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقامِ اشاعت: دار النصر غربی۔ ربوہ
قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۳۰۔ تبوک ۱۳۷۱ ہش ۳۰۔ ستمبر ۱۹۹۲ء

دُعا ہمدردی ہے

انسان کسی سے ہمدردی کرے تو اپنی انسانیت اور اپنے اخلاق کے معیار کو بلندیوں تک لے جاتا ہے۔ ہمدردی انسانی خاصہ ہے۔ خود بخود دل میں جذبہ پیدا ہوتا ہے کہ کسی گرے پڑے انسان کے ساتھ ہمدردی کی جائے۔ کسی کو مصیبت میں دیکھ کر دل پگھل جاتا ہے اور خاموش اور بے عمل نہیں رہا جا سکتا۔ کسی کے گھر کو آگ لگی ہوئی ہو تو کون ہے جو دیکھے گا اور چُپ چاپ پاس سے گذر جائے گا۔ کوئی درد سے کراہ رہا ہو تو اس کے پاس بیٹھ کر اس کی دردناک کہانی سُننے کو جی چاہتا ہے۔ اور خواہش پیدا ہوتی ہے کہ اس کی مدد کی جائے۔

فطرت کے مسخ ہونے کی اور بات ہے وہ تو اس طرح بھی سامنے آتی ہے کہ سیلاب اور زلزلوں میں لوگوں نے مجبور و بے بس عورتوں کے کانوں کی بالیاں بھی اتار لیں۔ اور بالیاں اتاری بھی کان کاٹ کر۔ یا ہاتھوں کے کڑے نوچ لئے۔ لیکن یہ فطرت کے مسخ ہو جانے والی بات ہے۔ جب کوئی چیز اپنی شکل بدل لے۔ خوبصورتی کو بدصورتی کا روپ دے لے تو اور بات ہے۔ لیکن دیکھا یہ جاتا ہے کہ اکثریت کیسی ہے۔ اور اکثریت نیک فطرت رکھتی ہے۔ دُکھ درد میں ہمدردی کا اظہار کرتی ہے۔

بعض اوقات انسان کے دل میں ہمدردی کے جذبات پیدا ہوتے ہیں۔ لیکن وہ خود کچھ نہیں کر سکتا۔ امداد نہیں کر سکتا۔ قرض نہیں دے سکتا۔ کسی کو ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جا نہیں سکتا۔ ایسے میں ہمدردی اس بات کا تقاضا کرتی ہے۔ کہ اسے کسی ایسے شخص کا پتہ دے دیا جائے تو ہمدردی کر سکتا یا مدد کر سکتا ہو۔ ہاتھ پکڑ سکتا ہو۔ اور مصیبت یا مشکل سے نکال سکتا ہو۔

دعا ایسی ہی ہمدردی ہے۔ اسلئے کہ دعا کے ذریعہ انسان دوسرے انسان کو گویا خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں دے دیتا ہے کہ میں تو کچھ نہیں کر سکتا لیکن اے خدا تُو قادر و توانا ہے۔ تُو ہر بات پر قادر ہے تو اس شخص کی مشکلات کو حل فرما اور اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے منزل پر پہنچا۔ خدا سے زیادہ اور کون بہتر طریق پر مدد کر سکتا ہے۔ وہ مدد کر بھی سکتا ہے اور کرتا بھی ہے۔ اس لئے یہ بات نہائت ضروری ہے کہ دعا کے ذریعہ مجبوروں اور بے بسوں کو سب سے زیادہ طاقتور کے آستانے پر لے جائیں۔ تاکہ ان کی مدد ہو سکے۔ ان کی مشکلات حل ہو جائیں۔ دعا بہت بڑی ہمدردی ہے۔ ضرور کیجے۔

ہم نے لہرائے عَلَم اقدار کے
ہم نے دَر وا کر دئے اسرار کے
خوں پسینہ ایک کر کے رات دن
پھل لُٹائے علم کے اشجار کے

ابوالاقبال

○

ہم تو دل کو جلاتے رہتے ہیں
آپ دامن بچاتے رہتے ہیں

ہو کے لوگوں سے بے نیاز آؤ
لوگ تو آتے جاتے رہتے ہیں

بُغض کے ساتھ لوگ چہروں پر
مُسکراہٹ سجاتے رہتے ہیں

دل کو کیا کیا تسلّیاں دے کر
جھُوٹ کو سچ بناتے رہتے ہیں

احتیاط احتیاط ہمسفرو!
راستے پیچ کھاتے رہتے ہیں

عرش والوں سے ربط ہے ان کا
وہ جو آنسو بہاتے رہتے ہیں

اِک غمِ روزگار ہی تو نہیں
آپ بھی یاد آتے رہتے ہیں

میرے دل میں تو جھانک کر دیکھیں
وہ جو خود کو چھُپاتے رہتے ہیں

خُوب کٹ جاتی ہے فراق کی رات
ہم ترے گیت گاتے رہتے ہیں

جب بھی کی سعیٔ ضبطِ غم ناہیدؔ
ہونٹ کیوں کپکپاتے رہتے ہیں

عبدالمنان ناہیدؔ

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی فرماتے ہیں:۔
"انسان کا تعلق اگر مالک سے ہو جاوے تو مملوک اسے کچھ دُکھ یا تکلیف نہیں دے سکتے۔ تمام پھر خدمت گار بن جاتے ہیں۔ اس لئے تم بھی اللہ تعالیٰ سے تعلق رکھو تاکہ تم کو کوئی دُکھ نہ دے اور کوئی چیز تمہیں تکلیف نہ دے سکے۔"
(خطبات محمود جلد اوّل صفحہ ۵۲)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ۔ الثانی

علمی مسائل

اس جگہ اس مضمون کو نہایت وضاحت کے ساتھ بیان فرمایا ہے کہ پانی جب آسمان سے اترتا ہے اور مختلف راستوں سے بہہ پڑتا ہے تو اس وقت ان گلیوں میں اجو بظاہر صاف معلوم ہوتی تھیں پانی کے گذرنے وقت اس قدر جھاگ پیدا ہوتی اور میل اٹھتی ہے کہ دیکھنے والا حیران رہ جاتا ہے۔ اور شروع میں تو جھاگ کی اس قدر کثرت ہوتی ہے کہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ گویا جھاگ ہی جھاگ ہے۔ مگر تھوڑی دیر کے بعد وہ سمٹ کر صرف کناروں پر تھوڑی تھوڑی رہ جاتی ہے۔ اور پانی کا غلبہ ظاہر ہو جاتا ہے۔

دوسری مثال یہ دی کہ زیور بنانے کے لئے یا برتن وغیرہ بنانے کے لئے معدنیات کو پگھلایا جاتا ہے تو ان کے اوپر بھی ایسی ہی جھاگ آ جاتی ہے۔ مگر سنار یا ٹھٹھیار اسکو صاف کر لیتا ہے اور نیچے سونا یا دوسری کار آمد اشیاء ہی رہ جاتی ہیں۔

اس جگہ پر حق کی مثال پانی سے اور باطل کی مثال جھاگ سے دی ہے۔ جو حق پر غالب نظر آتی ہے یعنی ابتداء لوگ باطل کی کثرت اور غلبہ کو دیکھکر خیال کرتے ہیں کہ اسی کا زور دنیا میں ہے مگر انجام کار جھاگ مٹ جاتی ہے اور اصل پانی کا غلبہ ہو جاتا ہے۔

اسی طرح حق کی مثال سونے یا دوسری معدنیات سے دی ہے کہ جن کو پگھلانے پر کچھ میل نکلتی ہے لیکن اس میل کو پھینک دیا جاتا ہے۔ اور صرف معدن کو الگ نکال کر رکھ لیا جاتا ہے۔ کفار کو بتایا کہ بے شک تم اس وقت جھاگ کی طرح اٹھ رہے ہو اور غالب نظر آتے ہو اور دین حق کا سونا تمہارے نیچے دبا ہوا نظروں سے اوجھل ہو رہا ہے مگر جب ہماری نصرت کی ہوائیں چلیں گی تو جھاگ ہی کی طرح بیٹھ جاؤ گے اور حق کا غلبہ نظر آئے گا۔ یا اس کا یہ بھی مطلب ہو سکتا ہے کہ فطرت انسانی کو تو اللہ تعالے نے پاک بنایا ہے۔ لیکن اس میں رسم و رواج کا گند مل کر اسے خراب کر دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے (ـــ) کے ذریعے سے پھر فطرت کے پاک تقاضوں کو جگا دیتا ہے اور طبائع میں ایک ایسا جوش پیدا کر دیتا ہے کہ جسطرح تیز بھٹی یا بڑھتے ہوئے سیلاب میں ہوتا ہے۔ اس ہیجان کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ طبائع کا جمود جاتا رہتا ہے ایک طرف فطرت میں بیداری پیدا ہو جاتی ہے۔ دوسری طرف رسوم و عادات کی محبت میں جوش آتا ہے۔ اس حرکت کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ بجائے فطرت صحیحہ اور رسوم و عادات کے ایک ملے جلے ڈلے کے یہ دونوں چیزیں الگ الگ ہو جاتی ہیں۔ اور انسان کچھ عرصہ کے لئے دو متضاد جذبات کا حامل ہو جاتا ہے۔ آخر جس کی فطرت زیادہ پاک ہوتی ہے وہ رسوم و عادات کی میل کو باہر نکال کر پھینک دینے میں کامیاب ہو جاتا ہے۔ اور جو سچی کوشش نہیں کرتا اسکی طبیعت ٹھنڈی ہو جاتی ہے اور پھر رسوم و عادات کی جھاگ فطرت کے سونے سے مل کر پہلے کی طرح ایک ناصاف ڈلا بن کر رہ جاتی ہے۔ بقدرہا کے الفاظ سے یہ بتایا کہ اشاعت تعلیم انسانی ظرف کے مطابق ہوتی ہے۔ جس کا قلب وسیع اور سلیم ہو گا وہ زیادہ حصہ لے گا۔ اس میں اس طرف بھی اشارہ ہے کہ قرآن کریم بدی اور نیکی کو ممتاز کر کے دکھا دے گا۔ اور جب دونوں کا فرق لوگوں پر روشن ہو جائے گا۔ تو اچھے لوگ خود ہی بدی کو پرے اٹھا کر پھینک دیں گے اور نیکی کو اختیار کر لیں گے۔

فرمایا جو لوگ اپنے رب کی باتوں کو قبول کریں گے ان کا انجام نیک ہو گا۔ وہ دیدار الہٰی کریں گے۔ انہیں کامیابی حاصل ہو گی۔ اور ان کی عقلوں میں روشنی پیدا کر دی جائے گی جو لوگ اللہ تعالے کی بات نہیں مانیں گے ان کی حالتیں گرتی ہی چلی جائیں گی یہاں تک کہ وہ ایسی مشکلات میں مبتلا ہو جائیں گے کہ اگر وہ زمین اور اسکی چیزیں اور اس کی مانند اور چیزیں فدیہ میں دے سکتے تو ضرور دے دیتے۔ ان سے جو محاسبہ کیا جائے گا۔ وہ ان کے لئے سخت تکلیف دہ ہو گا۔ اور ان کا ٹھکانہ جہنم ہو گا۔ اور وہ بہت بری اور تکلیفوں کی جگہ ہے۔

سوء الحساب کا یہ مطلب نہیں کہ ان سے حساب میں خرابی کی جائے گی۔ بلکہ یہ مطلب ہے کہ ان کے اعمال کے نتائج خراب نکلیں گے۔ اور وہ ان طاقتوں کا حساب نہیں پیش کر سکیں گے۔ جو اللہ تعالے نے انہیں ترقی کے لئے دیں مگر انہوں نے غلط استعمال سے ضائع کر دیں (ـــ) میں بتایا کہ اگر جہنم شفاخانہ ہے اور وہ وہاں حصول صحت کی خاطر رکھا جائے گا۔ مگر تاہم وہ تکلیف کا مقام ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ صاحب ایمان ترقی کرتے جائیں گے۔ اور کافر گرتے جائیں گے۔ اسلئے اے منکرو تم کب تک نتائج کو دیکھ کر آنکھیں بند کئے رکھو گے۔ کب تک اسکو نہ مانو گے۔ (ـــ) ایک دن دو دن جنبہ داری کر لو گے۔ قوم پروری کر لو گے۔ مگر آخر ایک نہ ایک دن حق قبول کرنے پر مجبور ہو جاؤ گے۔ چونکہ باوجود اسکے کہ ہر شخص میں اللہ تعالے نے عقل کا مادہ رکھا ہے لوگ عام طور پر اسکو استعمال نہیں کرتے اور عدم استعمال کی وجہ سے اسے بالکل مار دیتے ہیں مگر باوجود اسکے اس امر کے مدعی ہوتے ہیں کہ وہ عقل مند ہیں۔ اللہ تعالے (عقل مندوں) کی علامات بیان فرماتا ہے تاکہ انسان اس مخفی جوہر کو اس کی علامتوں کے ذریعے سے پہچان سکے

پہلی علامت یہ بتاتا ہے کہ وہ لوگ جو حقیقت شناس ہوتے ہیں اور چھلکے کے پیچھے پڑنے سے اپنے آپ کو روک دیتے ہیں اس عہد کو جو انہوں نے اللہ تعالے سے باندھا ہے کامل طور پر پورا کرتے ہیں۔ عقل کا کام یہی ہے۔ کہ وہ موازنہ کرتی ہے اور جو اعلیٰ شئے ہو اسکو قبول کر لیتی ہے اور جو ادنیٰ شئے ہو اسے رد کر دیتی ہے۔ پس یہ لوگ اس امر کو دیکھ کر کہ سب برکت اللہ تعالے کے عہد کے پورا کرنے میں ہے ہمہ تن اس عہد کو پورا کرنے میں مشغول ہو جاتے ہیں اور دوسرے سب امور کو اس عہد کے تابع کر دیتے ہیں۔ اگر وہ اس عہد کے مطابق ہوں تو انہیں اختیار کرتے ہیں۔ اور اگر خلاف ہوں تو انہیں رد کر دیتے ہیں۔ اور عہد کو ٹوٹنے نہیں دیتے۔

چوہدری مبارک مصلح الدین احمد

بہتر سامع، بہتر منتظم

بالعموم لوگ دوسروں کی بات کم سنتے ہیں اور اپنی بات سنانے پر ہی ان کا سارا زور صرف ہوتا ہے۔ بالخصوص وہ لوگ جو صاحب اثر و رسوخ یا با اختیار ہوتے ہیں مثلاً چیف ایگزیکٹو، ڈائریکٹر منیجر، مہتمم، ناظم، منتظم وغیرہ ان کے بارے میں ماہرین نے یہ نوٹ کیا ہے کہ وہ بدقسمتی سے اس بات کے عادی ہو جاتے ہیں کہ "انہیں سنا جائے" اور دوسروں کی بات سننے سے وہ اجتناب کرتے ہیں حال ہی میں ایک جائزہ رپورٹ شائع کردہ "جرنل آف بزنس کمیونیکیشن" نے یہ انکشاف کیا ہے کہ اچھے سامع ہی اونچے مناصب پر فائز ہوتے ہیں اور یہ ان لوگوں کی نسبت جلد ترقی کرتے ہیں جو دوسرے کی سننے کے عمل سے استفادہ نہیں کرتے۔ بہت سے ایگزیکٹوز کو پختہ یقین ہے کہ کسی بھی ادارہ کی کامیابی کے لئے سننے کا فن اور ذرائع بہت اہمیت رکھتے ہیں پس ہم میں سے ہر ایک کو بالخصوص وہ جو کسی بھی رنگ میں کسی کام کے نگران ہیں یا فیملی کے ہی سربراہ ہیں۔ چاہیئے کہ پہلے سے بہتر سامع بنیں۔ اس سلسلہ میں کار آمد چند نکات پیش ہیں۔

۱۔ اپنے وقت کا ۵۰ فیصد سننے پر صرف کیجئے۔ منتظمین کے لئے یہ نہایت ضروری ہے۔

۲۔ جب تک اپنے ماتحتوں / ملازمین وغیرہ کو ان کی آراء سننے کا موقع نہیں دے لیتے اپنی رائے کا اظہار مت کیجئے

۳۔ محض واقعات اور قصے نہ سنیں بلکہ تجاویز / خیالات پر کان دھریں۔

۴۔ کسی شخص کے بات کرنے کے دوران یکدم نتیجہ پر جا پہنچنے سے اجتناب کریں۔

۵۔ خواہ کسی شخص کا طرز گفتگو بورنگ ہو یا محض لفاظیت پر مبنی ہو پھر بھی سننے میں دلچسپی قائم رکھیں

۶۔ کوئی بات کس طرح بیان کی جاتی ہے اس بناء پر اس کی قدر و قیمت نہ جانچیں۔

۷۔ سخت الفاظ پر پریشان ہونے کے رجحان سے بچیں۔

۸۔ بولنے والے کی بات میں دخیل نہ ہوں اور تیزی نہ دکھائیں۔ جب تک یہ تسلی نہ ہو جائے کہ وہ اپنی بات پوری کر چکا ہے۔ مضمون تبدیل نہ کریں۔

۹۔ دوسرے کی بات سننے کے بعد کچھ سوالات بھی کریں تاکہ متعلقہ نکات کی وضاحت بھی ہو جائے اور بولنے والا جان لے کہ آپ اس کی بات پر توجہ دے رہے ہیں۔

۱۰۔ آپ کا متوجہ ہونا محض مصنوعی

باقی صفحہ ۴ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات، واقعات، شخصیات ——— نون سین

حبشہ کے یہودی اسرائیل میں

۲۳،۰۰۰ ہزار یہودی تو پہلے ہی حبشہ سے اسرائیل میں لائے جا چکے تھے۔ گذشتہ سال چودہ ہزار مزید یہودیوں کو بھوک اور برہنگی اور لڑائی سے بچانے کے لئے حبشہ سے اسرائیل میں لایا گیا۔ اس وقت جو انہوں نے سبز باغ دیکھے تھے اس میں ان کی رہائش گاہیں بھی اچھی تھیں۔ اور خور و نوش کا سامان بھی۔ ملازمتیں بھی بہتر تھیں لیکن اب سولہ ماہ گذر جانے کے بعد وہ یہ محسوس کر رہے ہیں کہ یہ ان کی زندگی کی سب سے بڑی غلطی تھی کہ وہ اپنا ملک حبشہ چھوڑ کر اسرائیل اپنا ملک بنانے کے لئے وہاں آگئے یا لائے گئے۔ یہاں نہ ان کے لئے مکان ہیں نہ روزگار۔ اگر وہ کوئی مکان خریدنا چاہیں تو ان کی سیاہ فامی آڑے آتی ہے اور مکان بیچنے والے سمجھتے ہیں کہ ساتھ والے مکان کو کوئی سفید فام کبھی نہ خریدے گا۔ اس لئے وہ مکان خرید نہیں سکتے ٹھیکیدار ان کے مکان اس لئے نہیں بناتے کہ انہیں اس بات کا یقین نہیں ہے کہ وہ ان سے مطلوبہ رقم حاصل کر سکیں گے۔ یہ لوگ ہوٹلوں میں ٹھونسے ہوئے ہیں یا بیرکوں میں جہاں متعدد لوگ ایک ہی چھت کے نیچے زندگی گذارتے ہیں۔ یا چلنے پھرنے والی پارک ویگنوں میں چند ایک ایسے ہیں جنہیں ملازمتیں ملی ہیں اور جنہیں ملی بھی ہیں وہ نہایت گھٹیا قسم کے کام کر رہے ہیں۔ آپس میں میل ملاپ بھی نہیں ہے۔ سمجھا تو یہ گیا تھا کہ سارے یہودی مل کر رہیں گے اسرائیل کی آبادی بڑھے گی اور اسرائیل اپنی توسیع پسندی کی آرزو پوری کر سکے گا۔ لیکن یہاں ایسا نہیں ہو سکا۔ حبشہ کے یہودیوں کے بچے جب سکول جاتے ہیں۔ تو دوسرے بچے ان سے نفرت کرتے ہیں۔ ان کے ساتھ کھیلتے نہیں۔ ان کے ساتھ بیٹھنا پسند نہیں کرتے۔ ویسے ایک لمبے عرصے سے انہوں نے کبھی کسی سیاہ فام کے ساتھ زندگی نہیں گذاری۔ اس لئے وہ یہ محسوس کرتے ہیں کہ یہ لوگ یہاں آکر ہمارے معاشرے کو برباد کر رہے ہیں۔ سب سے بڑی بات تو یہ ہے کہ دنیاوی چیزوں کو چھوڑ بھی دیا جائے تو مذہبی فضا ایسی ہے جس میں انہیں قبول نہیں کیا جا رہا۔ ان کے لئے پادری موجود نہیں ہیں اور وہاں کے جو پادری ہیں وہ ان پر اعتماد نہیں کرتے، صرف ایک پادری نے ان میں سے کسی بچی کے ساتھ شادی کرنا منظور کیا ہے۔ ورنہ جوان لڑکیاں بَر کی تلاش میں رہتی ہیں اور کوئی مقامی شخص ان سے شادی کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتا۔ ان کے پادریوں نے انہیں سکھایا تو یہ تھا کہ یہودی مذہب میں سب آپس میں مل جل کر رہتے ہیں لیکن اب جو بات سامنے آرہی ہے وہ اس سے بہت مختلف ہے۔ اب ان کے دل میں سب سے زیادہ یہ خیال آتا ہے کہ نہ صرف ہم نے اپنے ملک کو کیوں چھوڑا۔ یہاں آتے وقت خوشی کے آنسو رواں تھے اب افسوس اور غمگینی کے آنسو ڈھل رہے ہیں۔

عیسائی نمائندہ اسمبلی

قومی اسمبلی میں عیسائیوں کے نمائندے جولیس سالک جسے گذشتہ روز رات کے بارہ بجے کے قریب گرفتار کر لیا گیا تھا رہا کر دیا گیا جے سالک جو قومی اسمبلی میں عیسائیوں کے نمائندہ ہیں نے پہلے اپنے گھر کا ساز و سامان جلایا اور پھر اپنے آپ کو اس میں نصف جسم تک گاڑ دیا اور اپنے اوپر مٹی ڈالنی شروع کی۔ ایسا اس نے اس لئے کیا کہ وہ چاہتا تھا کہ اسے گرفتار کیا جائے۔ جمعہ کے روز تقریباً ڈیڑھ بجے صبح اسے سول لائنز پولیس نے گرفتار کیا اور ۹ بجے جمعہ تک اسی حالت میں رکھا اور پھر رہا کر دیا۔ جب اس کو رہا کیا گیا تو سالک نے اخبار نویسوں کو ایک پریس کانفرنس کے موقعہ پر بتایا کہ اسے بغیر کسی شرط کے رہا کیا گیا ہے اور اٹھارہ گھنٹے گرفتار رکھنے کے بعد رہا کیا گیا ہے۔ وہ حکومت کے خلاف جو مہم چلا رہا ہے، اس نے کہا کہ اسے دوبارہ جاری کیا جائے گا۔ مہم کا مقصد یہ ہے کہ اس کے انتخابی حلقے کے لئے جو فنڈ مقرر کئے گئے ہیں وہ اسے فوری طور پر ملنے چاہئیں۔

ایم کیو ایم فہرست

گذشتہ روز قومی اسمبلی میں وزیر داخلہ نے مہاجر قومی موومنٹ کے ۱۱۹ افراد کی فہرست پیش کی تھی جن کے متعلق کہا گیا تھا کہ وہ سب کے سب جرائم کے سلسلے میں پولیس کو مطلوب ہیں۔ اس پر تنقید کرتے ہوئے مہاجر قومی موومنٹ کے کنور خالد یونس نے گذشتہ منگل کے روز کہا کہ یہ فہرست جعلی فہرست ہے کیونکہ اس میں کسی شخص کے باپ کا نام یا اس کا پتہ نہیں دیا گیا۔ صرف نام اس طرح لکھے گئے ہیں سلیم اور شہزاد، کنور خالد یونس نے ایک انگریزی روزنامہ کو بتایا کہ یہاں سلیم اور شہزاد تو ایک ہزار کے قریب ہو سکتے ہیں کیا وہ ہر اس شخص کو حراست میں لینا چاہتے ہیں جس کا نام سلیم یا شہزاد ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس فہرست میں نصف کی تعداد تک تو ایسے لوگ ہیں جن کے صرف ایک ایک نام دیئے گئے ہیں اور جو ابہام رکھتے ہیں اور جن کے متعلق جعلی ہونے کا دعویٰ کیا جا سکتا ہے۔ سابق ممبر نیشنل اسمبلی کنور خالد یونس نے کہا کہ حکومت نے یہ جعلی فہرست تیار کی ہے جس میں آدھے آدھے نام ہیں اور کوئی پتہ نہیں دیا گیا تا کہ ایم کیو ایم کے کارکنوں کو ڈرایا دھمکایا جا سکے اور ان پر تشدد کر کے ان سے بیان قلمبند کروائے جا سکیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ سرکاری سطح پر اس قسم کے دھوکے اور فریب انتہائی طور پر قابل مذمت ہیں اور سارے ملک کو غلط راہ پر چلانے والی بات ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ قومی اسمبلی کو اس سلسلے میں کارروائی کرنی چاہئے۔ تاکہ ایسی جعلی فہرستوں سے اراکین کو دھوکہ نہ دیا جا سکے۔ جہاں تک ایم کیو ایم کے کارکنوں پر کراچی کی ایک بیڈن اکٹر کو قتل کرنے کے الزام کا تعلق ہے اور جس کے متعلق پولیس نے کہا ہے کہ ایم کیو ایم کے کارکنوں نے ہی اسے قتل کیا ہے۔ اس سلسلے میں کنور خالد یونس نے الزام لگایا کہ پولیس کے ایگل سکواڈ نے اسے ۱۹۹۰ء میں قتل کیا تھا۔ اور انہوں نے ایمنسٹی انٹرنیشنل کو ۱۹۹۰ء میں اس سلسلے میں رپورٹ بھی بھیجی تھی۔ چنانچہ اب حکومت اس معاملے کو غلط طور پر پیش نہیں کر سکتی۔ جہاں تک حکومت کی طرف سے اکیس ٹارچر سیلوں کی نشاندہی کا تعلق ہے اور جن کے متعلق مبینہ طور پر کہا جاتا ہے کہ وہ ایم کیو ایم چلا رہی تھی۔

انہوں نے کہا کہ یہ عجیب بات ہے کہ حکومت ان جگہوں کا نام نہیں لے رہی یا اسے معلوم نہیں ہے جہاں یہ ٹارچر سیل موجود ہیں۔ مبینہ طور پر کہا گیا ہے کہ یہ ٹارچر سیل زیادہ تر سکولوں میں ہسپتالوں میں اور کونسلوں کے دفتروں میں بنائے گئے ہیں۔ وہ پوچھتے ہیں کہ کیا کوئی شخص یہ بات مان سکتا ہے کہ ایسی جگہوں پر ٹارچر سیل بنائے جا سکتے ہیں۔ الکرم چوک کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ یہاں بھی پولیس نے ایم کیو ایم کا ٹارچر سیل دریافت کیا ہے۔ یہ ایم کیو ایم کا دفتر ہے جہاں ہر روز سینکڑوں لوگ آیا کرتے تھے۔ یہ کس طرح ممکن ہے کہ ایک ایسی پبلک جگہ پر ٹارچر سیل بنایا جائے انہوں نے الزام لگایا کہ حکومت مختلف طریقوں سے ایم کیو ایم کی تحریک کو کچلنا چاہتی ہے۔

اسلامی اصولوں پر بینکاری

بتایا گیا ہے کہ وفاقی حکومت اس بات پر غور کر رہی ہے کہ تجارتی سطح پر اور سرمایہ کاری کے لئے ایسے بنک قائم کرے جو سختی کے ساتھ اسلامی اصولوں پر اپنا کام چلائیں۔ یہ بنک جو تجویز کئے جا رہے ہیں۔ یہ عوامی سرمایہ کاری کمپنیاں ہوں گی جو کارپوریٹ لاء اتھارٹی کے پاس رجسٹر کروائی جائیں گی اور سٹاک ایکسچینج ہوں گے جہاں پچاس فی صد حصص پبلک کے پاس ہوں گے ان بینکوں کی تمام کارکردگی اسلامی اصول معاشیات کے مطابق ہوگی۔ ادا شدہ سرمائے کا ۴۰ فی صد ایسے بنکوں کے ڈائریکٹر مہیا کریں گے جن کی تعداد سات سے کم نہیں ہوگی۔ کوئی سپانسر ڈائریکٹر ایسا نہیں ہوگا جو پانچ فی صد ساری ادا شدہ رقم سے زیادہ ادا کرے۔ تین سال کی مدت تک سپانسر ڈائریکٹر اپنے حصوں کو فروخت نہیں کر سکیں گے درخواست دہندگان کو درخواست کے ساتھ پانچ لاکھ روپے بطور فیس ادا کرنا ہوں گے۔

بقیہ: صد ۳ سے آگے

نہ ہو۔ کیونکہ ہر بولنے والا اتنی اہمیت رکھتا ہے کہ اس کی بات پوری توجہ سے سنی جائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محمد صدیق شاہد گورداسپوری

رات کے وقت ڈرائیونگ

الفضل مورخہ ۱۵ اگست ۱۹۹۲ء میں ایک مضمون ’’ ڈرائیونگ ۔ رات کے وقت‘‘ نظر سے گزرا جس میں رات کے وقت ڈرائیونگ کے اچھے اور برے پہلوؤں پر روشنی ڈالی گئی ہے نیز ٹریفک کے قوانین کے مطابق فل لائیٹ اور ڈپ لائیٹ کے اصول بھی بیان کئے گئے اور اس کی اہمیت کو واضح کیا گیا ہے مگر جس رات کی ڈرائیونگ کا میں یہاں ذکر کرنا چاہتا ہوں وہ ان تمام اصولوں اور قواعد کو بالائے طاق رکھ کر اختیار کی گئی۔ جسے اب سوچ کر حیرانگی ہوتی ہے کہ اتنا بڑا RISK ہم نے کس طرح لے لیا۔ لیکن تھا یہ بامر مجبوری پھر خدا تعالےٰ کی تائید و نصرت اور اس کے بے پایاں احسان پر شکر کے جذبات بھی دل میں موجزن ہوتے ہیں کہ اس نے محض اپنے فضل سے ایسی خطرناک ڈرائیونگ کے باوجود ہماری حفاظت فرمائی اور ہم کو منزل مقصود تک پہنچنے میں کامیابی عطا فرمائی۔

سیرالیون مشن کے پاس اس وقت ایک پرانی کار پیجو ۴۰۴ تھی جو اکثر خراب رہتی چونکہ مشن کو نئی کار خریدنے کی استطاعت نہیں تھی لہٰذا اسی کار کو بار بار مرمت کروا کر کام چلایا جاتا بعض دفعہ اسے دھکے بھی دینے پڑتے جس کا تجربہ مکرم مولانا نسیم سیفی صاحب کو بھی ہے جن سے یہ کار مجھے چارج میں ملی تھی (اب تو خدا تعالیٰ کے فضل سے سیرالیون مشن کے پاس ایک نہیں بلکہ متعدد کاریں اور ویگنیں ہیں ۔ سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کو ہی حاصل ہیں)

سیرالیون میں یہ طریق تھا کہ سالانہ کانفرنس سے قبل جو عموماً ماہ فروری میں منعقد ہوتی ۔ مختلف علاقوں میں پہلے سرکٹ کانفرنسز منعقد کی جاتیں تاکہ دوستوں کو سالانہ کانفرنس میں جو بو میں منعقد ہوتی زیادہ سے زیادہ تعداد میں شرکت کے لئے تیار کیا جائے چنانچہ اسی قسم کی ایک کانفرنس مورخہ ۱۱ جنوری ۱۹۸۰ء کو شمالی صوبہ کے ایک شہر مگبورکا میں منعقد کرنے کا فیصلہ کیا گیا جس کا انتظام مکرم مولوی فضل الٰہی صاحب عارف کے سپرد تھا جو اس علاقہ کے انچارج تھے (جو اب نظارت امور عامہ ربوہ میں کام کرتے ہیں) اس کانفرنس میں شرکت کے لئے خاکسار اور مولوی مجید احمد صاحب سیالکوٹی (جو ان دنوں لندن میں پرائیویٹ سیکرٹری کے آفس میں خدمات بجالا رہے ہیں) فری ٹاؤن سے ۱۰ جنوری کو شام ۵ بجے روانہ ہوئے ارادہ تو صبح کے وقت نکلنے کا تھا مگر مشن کے بعض ضروری امور کی سرانجام دہی اور کار کی مناسب مرمت میں دیر ہو گئی سیرالیون کے ایک دوست پا الفا شریف (جو اب فوت ہو چکے ہیں) جلسہ سالانہ ربوہ میں شرکت کے بعد اسی روز واپس آئے تھے ان کو بھی ساتھ لے لیا گیا جب ہم فری ٹاؤن سے قریباً ۴۰ میل کے فاصلہ پر پہنچے تو شام ہو گئی دوسری طرف کار کی لائٹس خراب ہو گئیں رات اندھیری کوئی گاؤں بھی پاس نہیں تھا ۔ لہٰذا ڈرائیور جس کا نام سانتگی تھا اس حالت میں اندھیرے میں کار چلاتا چلا گیا خیال تھا کہ آگے ایک بڑا قصبہ لنسار ہے وہاں جا کر کار ٹھیک کرا لیں گے مگر لنسار سے ۶ میل قبل ہی کار کھڑی ہو گئی ہمارے پاس ٹارچ لائیٹ بھی نہیں تھی کہ اس سے انجن میں کوئی خرابی دیکھ سکیں اتفاقاً ایک گاؤں قریب نظر آیا وہاں جا کر ایک دوست سے ٹارچ لائیٹ حاصل کی مگر بے سود کار کے نقص کا پتہ نہ چل سکا لیکن یہ ضرور ہوا کہ دھکا دینے سے کار چل پڑی اور لائیٹس بھی کچھ کام کرنے لگیں مگر آگے جا کر پھر لائیٹ فیل ہو گئی جس کی وجہ یہی معلوم ہوئی کہ بیٹری کمزور ہو چکی تھی اب ڈرائیور نے یہ کیا کہ پیچھے سے ایک ٹرک آ رہا تھا کار اس کے پیچھے لگا دی اور ہم اس حالت میں لنسار پہنچ گئے وہاں سے کار کی بیٹری چارج کروائی ایک ٹائر پھٹ گیا تھا ۔ اس کی مرمت کروائی اس کام میں ہمیں وہاں رات کے ۱۲ بج گئے ۔ اب بھوک بھی شدت اختیار کر چکی تھی کھانے کو نہ تو ہمارے پاس کچھ تھا اور نہ ہی وہاں اس وقت کوئی مناسب کھانا مل سکتا تھا لہٰذا وہاں کی لوکل خوراک کچھ کساوہ وغیرہ لے کر اس پر گزارہ کیا اور خدا تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔

اب آگے سفر اختیار کیا کیونکہ اگلے روز صبح وہاں کانفرنس تھی اور ہمارا رات کے وقت وہاں پہنچنا ضروری تھا

باقی صفحہ پر

یہ وطن مرا وطن ہے

یہ وطن مرا وطن ہے
مجھے اس سے ہے محبّت
مَیں کروں گا اسکی خدمت
مِرا خُون اور پسینہ
اسے دے گا ایسی شہرت
کہ ہر ایک مان لے گا
ہے خدا کی اس پہ رحمت
کوئی اس کی سرحدوں پر
جو کرے کبھی شرارت
مَیں اسے پچھاڑ دُوں گا
مِرا کام ہے حفاظت
کوئی شہر ہو کہ قصبہ
ملے اس کو مجھ سے راحت
کہ رہیں گے وقف ہر دم
مِرا علم اور لیاقت
مِری جان اس کے شہری
مِرا شوق ان کی عزّت
یہ ھلال اور ستارا
مِری آنکھ کی طراوت
مَیں اسے بلند کر دُوں
یہ ہے میرے دل کی چاہت
وہ جو روکتے ہیں مجھ کو
ہے دلوں میں جن کے نفرت
وہ جو چاہتے ہیں اکثر
کہ مَیں ترک کر دُوں خدمت
مجھے ان سے کیا غرض ہے
وہ تو ہیں بدونِ حکمت
مَیں تو سرخرو رہوں گا
وہ بنیں گے درسِ عبرت
مَیں سپوت ہوں وطن کا
مَیں کروں گا اسکی خدمت
یہ وطن مرا وطن ہے

(آنکھوں کی ٹھنڈک)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یاد رفتگان ——— عبدالباری ملک ۔ بریڈفورڈ، انگلستان

محترمہ رفیق بیگم صاحبہ

میری پیاری امی جان محترمہ رفیق بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم ملک عبدالخالق صاحب بریڈ فورڈ (انگلستان) میں مورخہ یکم ستمبر بروز منگل صبح سویرے اس دارِ فانی سے رخصت ہو کر اپنے مولائے حقیقی سے جا ملیں۔

آپ قریباً گیارہ ماہ سے موٹر نیورون کے عارضہ میں مبتلا تھیں۔ اس بیماری کا تاحال ڈاکٹروں کے پاس کوئی علاج نہیں ہے۔ باوجود انتہائی تکلیف کے امی نے پورے صبر اور خدا کے مسلسل ذکر سے اس بیماری کا مقابلہ کیا۔ اور کسی قسم کا کوئی حرف شکایت قطعاً زباں پر نہ لائیں۔

میری امی کی پیدائش جنوری ۱۹۳۳ء میں قادیان کے نواحی گاؤں کھارا میں ہوئی آپ کے والد حضرت شیخ محمد دین صاحب حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کے رفیق تھے اور شیخ نور احمد صاحب مختار عام حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کے چھوٹے بھائی تھے۔ امی جان پانچ بھائیوں کی سب سے چھوٹی بہن تھیں۔ ایک بہن آپ کی پیدائش سے قبل وفات پاگئی تھیں۔ کمسنی میں ہی آپ کی والدہ صاحبہ وفات پاگئیں اس لئے زیادہ تر پرورش والد صاحب اور بڑے بھائیوں نے ہی کی۔ آپ نے قادیان میں مختصر سی تعلیم پائی۔ ۱۹۵۲ء میں شادی ہوئی اور مشرقی افریقہ روانہ ہو گئیں جہاں ان کے میاں کا قیام تھا۔ مشرقی افریقہ کے تینوں ممالک کینیا۔ یوگنڈا اور تنزانیہ میں اپنے میاں کے ساتھ قیام کیا۔ پردیس میں ہی تھیں کہ والد صاحب بھی وفات پا گئے۔ ۱۹۶۴ء سے ۱۹۷۵ء تک ربوہ دارالصدر غربی اور دارالرحمت غربی میں قیام رہا۔ بعد میں بچوں سمیت اپنے میاں کے پاس بریڈفورڈ (انگلستان) تشریف لے گئیں اور آخر دم تک وہیں رہیں۔

امی جان نہایت نیک، متقی، پارسا، پرہیزگار، سلیقہ شعار، مہمان نواز، نرم دل، صابر، شاکر اور ہر ایک سے بہت پیار کرنے والا وجود تھیں۔ جماعت اور امامت سے انتہائی والہانہ عشق رکھتی تھیں۔ بچوں کی بھی یہی تربیت کی کہ نظام جماعت کی کامل اطاعت اور امام جماعت کے ہر حکم پر فوراً لبیک کہو۔ حضور سے اتنا پیار تھا کہ جب بیماری کا علم ہوا تو اصرار کر کے لندن حضور سے ملاقات کرنے کے لئے گئیں اور حضور سے دعا کی درخواست کی۔ اللہ تعالیٰ پر ایمان اتنا پختہ تھا کہ جب ڈاکٹر نے آپ کو بتایا کہ آپ کا مرض لاعلاج ہے تو فوراً اسے کہا کہ آپ کی نظروں میں تو یہ لاعلاج ہے لیکن مجھے یقین ہے کہ دعا کے نتیجہ میں خدا شفا دے سکتا ہے۔ انگریز ڈاکٹر جو خود عیسائی ہے آپ کی اس بات سے بہت متاثر ہوا اور کہنے لگا کہ میں بھی دعا کروں گا۔ بیماری کی وجہ سے جب یہ ممکن نہ رہا کہ بیت الذکر میں جا سکیں تو گھر پر سیٹلائٹ ڈش لگوائی۔ تاکہ حضور کا خطبہ باقاعدگی سے سن سکیں وفات سے چند ہفتے قبل تک خطبہ بلاناغہ پوری توجہ سے سنتی رہیں۔ شدید بیماری کے دوران بھی اپنے کمرے میں چارپائی کے سامنے حضور کی تصویر رکھوائی تاکہ حضور کو ہر وقت دیکھ سکیں۔ مجھے اکثر یہی پوچھتیں کہ حضور کیسے ہیں ادھر حضور کا اپنے غلاموں سے شفقت کا یہ عالم تھا کہ ہر موقعہ پر امی کی صحت کا پوچھتے اور ہومیو پیتھی کی دوائیں تجویز فرماتے۔ قادیان میں بھی جب کہیں والد صاحب نظر آتے تو حضور امی کی صحت کا دریافت کرتے۔ چند ہفتے قبل ایک روز امی کی حالت اچانک تشویشناک صورت اختیار کر گئی تو گھبراہٹ کی حالت میں پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کو فون کیا کہ حضور سے دعا کی درخواست کر دیں۔ حضور ازراہِ شفقت خود فون اٹھا کر ہمیں تسلی دینے لگے اور فرمایا کہ آپ کی امی نے بہت شاندار زندگی گذاری ہے۔ اور بچوں کی بہت عمدہ تربیت کی ہے۔ امی کی وفات پر پیارے آقا نے خود تین بار فون کر کے سب کو صبر کی تلقین فرمائی۔ وفات سے صرف تین روز قبل حضور یارکشائر تشریف لائے تو بریڈفورڈ امی جان کی عیادت کے لئے ہمارے گھر تشریف لائے اور لمبی دعا کروائی۔ اللہ تعالیٰ حضور کو خوشیوں والی بہت لمبی زندگی عطا فرمائے۔ ہماری کتنی خوش قسمتی ہے کہ ہمارے پیارے آقا نے باوجود اپنی بے انتہا مصروفیات کے ہماری امی کا کتنا خیال رکھا۔ اور ہماری رنج کی حالت میں بڑے پیار اور شفقت سے ہمیں صبر اور حوصلے کی تلقین فرمائی حضرت بیگم صاحبہ سیدہ آصفہ بیگم صاحبہ کے بیماری کے دوران امی اپنی تکلیف بھلا کر ہر وقت ان کی صحت کے لئے دعائیں کرتیں خاندان حضرت بانیٔ سلسلہ سے عشق کا یہ عالم تھا کہ خاندان کا کوئی فرد ہمارے گھر تشریف لائے تو بہت خوش ہوتیں بڑے اہتمام سے ان کی دعوت کرتیں اور فخر سے ان کی خدمت اعزاز سمجھ کر کرتیں۔ امی کی اور ہماری یہ بھی انتہائی خوش قسمتی تھی کہ وفات سے قبل گھر کے افراد کے علاوہ وہ فرد جو امی سے آخر میں ملا وہ حضور کی بہن صاحبزادی امۃ الباسط صاحبہ تھیں۔ اسی طرح محترم صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی بیگم صاحبزادی محمودہ بیگم صاحبہ اور ان کی بیٹی صاحبزادی امۃ الحی صاحبہ بار بار عیادت کے لئے تشریف لاتی رہیں۔ صاحبزادی امۃ الحئی صاحبہ نے تو ہماری امی کی خدمت بھی بہت کی اللہ تعالیٰ ان کو اس کی احسن جزا دے۔ وفات پر صاحبزادی امۃ الجمیل صاحبہ اور مسز فرخندہ شاہ صاحبہ بھی تشریف لائیں۔ یہ بھی ہماری خوش قسمتی تھی کہ اس دور دراز ملک اور شہر میں امی کے جنازے میں خاندان حضرت بانی سلسلہ کی اتنی خواتین موجود تھیں۔ امی جان نے اپنی پوری زندگی اپنے خاوند کی کامل اطاعت اور خدمت کے لئے وقف کی ہوئی تھی۔ جب سے ہم نے ہوش سنبھالا انہیں ہمہ وقت ابا جان کی خدمت پر ہی دیکھا۔ ان کے آرام کا خیال۔ وقت پر کھانا دینا۔ کپڑے اور جوتے وغیرہ تیار کرتے اور دوسری تمام ضروریات کا خیال رکھنا۔ خود بیمار ہوں یا تندرست لیکن اپنے خاوند کی خدمت میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔ حتیٰ کہ اپنی آخری بیماری کے ایام میں جب خود ہلنے جلنے سے مکمل معذور ہو چکی تھیں اور آواز بھی جا چکی تھی۔ آکسیجن لگی ہوئی تھی لیکن انہیں یہی فکر رہتی کہ ابا کو وقت پر کھانا ملا ہے کہ نہیں۔ انہیں چائے دی ہے کہ نہیں۔ تمام بچوں کو (—) پڑھایا سختی نہیں کی ہمیشہ بچوں کو پیار دیا۔ طبیعت بہت نرم تھی۔ بیماری کے آخری ایام میں ایک روز مجھے قریب بلا کر کہا کہ میں نے تمہیں چوما نہیں ہے۔ اس کے بعد کئی منٹوں تک مجھے چومتی رہیں بچوں کی بھی آخر دم تک خدمت ہی کی۔ خدمت کروائی نہیں۔ بعض سخت حالات اور مشکلات بھی صبر اور شکر کے ساتھ برداشت کئے۔ ہر ایک کے ساتھ آپ کے تعلقات اچھے تھے۔ کوئی ناراضگی نہیں تھی۔ لجنہ اماء اللہ کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتیں بیت الذکر میں سب سے پہلے پہنچتیں۔ کبھی کوئی جلسہ یا جماعتی تقریب ہو کبھی غیر حاضر نہ ہوتیں۔ بیت الذکر میں کھانے پکانے کا کام ہو پہلے پہنچ کر پوری محنت سے کرتیں۔ ایک لمبے عرصہ تک لجنہ بریڈفورڈ کی نائب صدر رہیں۔ وفات پر محلے کی غیر از جماعت اور انگریز عورتیں بھی روتی تھیں۔

سواحیلی اور انگریزی زبان خود سیکھی اور بول لیتی تھیں۔ بریڈفورڈ میں جنازہ میں ملک بھر سے احباب آئے جن میں غیر از جماعت بھی شامل تھے۔ مولانا عطاء المجیب راشد صاحب امام بیت الفضل لندن خاص طور پر تشریف لائے اور نماز جنازہ پڑھائی۔ مکرم آفتاب خان صاحب امیر جماعت یو۔کے اور مجلس عاملہ کے ممبران نے بڑی ہمدردی کا اظہار فرمایا۔ ملک بھر سے دوستوں کے ٹیلیفونوں کا تانتا بندھا رہا۔ ربوہ میں بیت مبارک میں مولانا سلطان محمود صاحب انور ناظر اصلاح وارشاد نے جنازہ پڑھایا جس میں کثیر تعداد میں احباب شامل ہوئے۔ قبرستان نمبر ۱ میں تدفین ہوئی۔ قبر تیار ہونے پر مکرم مبارک مصلح الدین صاحب وکیل المال ثانی نے دعا کروائی۔ ربوہ میں بھی کثیر تعداد میں دوست واحباب تعزیت کے لئے آتے رہے۔ امی جان نے لواحقین میں اپنے خاوند کے علاوہ دو بیٹے اور چار بیٹیاں چھوڑی ہیں۔ چھوٹا بیٹا عبدالفاطر اٹلی میں جماعت کا امیر ہے۔ دو بیٹیاں جرمنی میں مقیم ہیں اور دو بیٹیاں بریڈفورڈ میں ہیں۔ آخر میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری پیاری امی جان کو جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ ان کے درجات بلند کرے اور ہم سب کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔

رفعت بھٹی

ایک چھوٹی سی بات

"ایک چھوٹی سی بات" کے عنوان کے ماتحت محترمہ قرۃ العین شاہین کا ایک مختصر سا نوٹ پڑھا۔ (الفضل ۱۴ ستمبر)۔ میں زمیندار گھرانہ سے تعلق رکھتی ہوں بزرگ یہ بتاتے ہیں۔ جب گندم کی فصل پک جاتی ہے اور بیلوں سے یا مشین سے اناج ایک "بوہل" کی صورت میں ایک خرمن پر گھر لانے کے لئے تیار ہو جاتا

باقی ص ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

اعلان نکاح

مکرم شیخ مظفر احمد صاحب معلم وقفِ جدید (حال مٹھی) نفیس نگر ضلع تھرپارکر سندھ کا نکاح محترمہ زاہدہ صاحبہ بنت مکرم عبدالرحمٰن صاحب کے ساتھ مکرم عبدالقدیر فیاض صاحب مربی سلسلہ نے دس ہزار روپیہ حق مہر پر مورخہ ۲۲۔ مئی ۹۲ء کو پڑھایا۔
اللہ تعالیٰ جانبین کے لئے مبارک فرمائے

ولادت

محترمہ صفیہ شاہدہ صاحبہ و مکرم سعید احمد صاحب مقیم جرمنی کو اللہ تعالیٰ نے پہلے بیٹے سے نوازا ہے نومولود کا نام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے وحید احمد عطا فرمایا ہے۔
نومولود کی درازیٔ عمر کے لئے دعا کریں۔

درخواست دعا

○ مکرم میاں محمد صدیق صاحب صوبیدار (ریٹائرڈ) کارکن خدام الاحمدیہ ربوہ مختلف بیماریوں میں مبتلا ہیں اور فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں۔

○ مکرم عبدالرشید صاحب دار العلوم غربی کا گردے کا اپریشن ہوا ہے

○ میاں خیر محمد احمدی کی بہو خالدہ منور صاحبہ بیمار ہیں۔ نیز ان کی اہلیہ صاحبہ مختلف عوارض سے بیمار ہے

○ منور احمد قریشی سابق قائد مجلس قیادت نور و اسیر راہِ مولیٰ راولپنڈی کا گذشتہ دنوں کچہری جاتے ہوئے سکوٹر پر ایکسیڈنٹ ہو گیا تھا۔ گو فریکچر وغیرہ تو نہ ہوا۔ لیکن سر پر اور جسم کے دیگر حصوں پر اندرونی ضربات بہت زیادہ آئی ہیں جس کی وجہ سے کافی تکلیف ہے۔

○ مکرم سید مبشرات احمد صاحب اوٹاوا کینیڈا اپنے اہل و عیال کی صحت و ترقیات کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

○ مکرم اصغر علی صاحب ایجنٹ الفضل ان دنوں بعض مشکلات میں مبتلا ہیں مشکلات کی دوری کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

○ محمد لسیین خان صاحب کارکن فضلِ عمر ہسپتال ربوہ کے بیٹے محمد فواد احمد خان عمر ۴ ماہ کا اسلام آباد میں پسلیوں کا اپریشن ہونا ہے۔

احباب سے ان سب کے لئے درخواستِ دعا ہے۔

سانحۂ ارتحال

○ محترم چوہدری محمود احمد صاحب کاہلوں سابق مینیجر احمد آباد اسٹیٹ بقضائے الٰہی دل کا دورہ پڑنے سے ۱۶ اگست کو اپنی گوٹھ طارق آباد میں وفات پا گئے۔ اماناً محمد آباد اسٹیٹ دفن کئے گئے ہیں۔

○ مکرم منظور صادق صاحب راولپنڈی کے ماموں زاد بھائی مکرم ڈاکٹر خواجہ محمد افضل صاحب تقریباً دو ماہ علیل رہنے کے بعد ہفتہ ۲۶ ستمبر سی ایم ایچ راولپنڈی میں انتقال کر گئے۔ ان کی عمر تقریباً ۵۵ سال تھی۔ موصوف کے اسلام آباد ہاسپٹل اور سی ایم ایچ میں پتے اور جگر کے آپریشن ہوئے تھے تاہم ڈاکٹروں کی سر توڑ کوششوں کے باوجود جانبر نہ ہو سکے۔ موصوف موصی تھے۔ ان کی میت ہفتہ اور اتوار کی درمیانی شب راولپنڈی سے ربوہ لائی گئی جہاں اتوار کی صبح نماز فجر کے بعد مکرم مبارک مصلح الدین احمد صاحب نے بیت المبارک میں جنازہ پڑھایا جس کے بعد انہیں بہشتی مقبرہ میں سپرد خاک کیا گیا تدفین کے بعد مکرم مولانا محمد اسمٰعیل منیر صاحب نے دعا کرائی۔

اعلانِ دار القضاء

○ (آفتاب احمد ترکہ سعیدہ بیگم صاحبہ)

مکرم آفتاب احمد حال مقیم لندن نے درخواست دی ہے کہ میری اہلیہ مکرمہ سعیدہ بیگم صاحبہ محلہ دار الیمن حال مقیم لندن بقضائے الٰہی وفات پا گئی ہیں۔ قطعہ نمبر 3/17 دار الصدر شمالی ربوہ ان کے نام ہے۔ یہ قطعہ میرے نام منتقل کر دیا جائے۔ دیگر ورثاء کو اس انتقال پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ ورثاء کی تفصیل درج ذیل ہے۔

۱۔ چوہدری آفتاب احمد صاحب (خاوند)
۲۔ مکرم قمر احمد صاحب (بیٹا)
۳۔ ” بدر احمد صاحب (” ”)
۴۔ مکرمہ جمیلہ بیگم صاحبہ (بیٹی)
۵۔ ” صادقہ بیگم ” (” ”)
۶۔ ” عارفہ بیگم ” (” ”)
۷۔ ” بشریٰ بیگم ” (” ”)
۸۔ ” مبشرہ بیگم ” (” ”)
۹۔ ” امۃ الرؤف ” (” ”)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو ۳۰ یوم کے اندر اندر دار القضاء میں اطلاع دیں۔
(ناظم دار القضاء ربوہ)

بقیہ: صفحہ ۶ سے آگے

ہے تو جو آدمی "ٹوپے" سے گندم ماپتا ہے تو وہ گنتی یوں گنتا ہے۔ برکت (پہلا) دوجا، وادھا (تیسرے کا نام نہیں لیتا) چوتھا۔۔۔۔۔۔ بعض علاقوں میں برکت سے پہلے ایک ٹوپہ "رسول والا" کا الگ کر دیتے ہیں جو مسجد کے ملاں کو ملتا ہے۔

میں امید کرتی ہوں کہ آپ "ایک چھوٹی سی بات" میری طرف سے بھی شائع کر دیں گے۔

بقیہ صفحہ ۵ سے آگے

ابھی ہم لسار سے چند میل کے فاصلہ پر گئے تھے کہ کار پھر رک گئی لائٹیں بھی ختم ہو گئیں مگبورکا ابھی وہاں سے قریباً ۲۵ میل دور تھا وہاں ہر طرف جنگل ہی جنگل تھا اس ویرانہ میں رکنا بھی خطرہ سے خالی نہیں تھا۔ لہٰذا یہی فیصلہ کیا گیا کہ کار پھر بغیر لائٹوں کے کسی ٹرک کے پیچھے لگا دی جائے تھوڑی دیر بعد ایک ٹرک پیچھے سے آیا ہم نے کار کو دھکا دیا وہ چل پڑی اور ڈرائیور نے کار اس ٹرک کے پیچھے لگا دی اور ٹرک کی لائیٹ میں چلتا چلا گیا۔ تھا تو یہ خطرناک طریق لیکن مجبوراً خدا تعالیٰ پر توکل اختیار کرتے ہوئے اسے اپنایا گیا۔ چنانچہ اس حالت میں ہم نے ۲۵ میل کا فاصلہ طے کیا اب جب مگبورکا جنکشن آیا تو ٹرک آگے نکل گیا اور ہم مکمل اندھیرے میں رہ گئے لہٰذا ہماری کار جب مگبورکا کی طرف مڑی تو یکدم اندھیرے کی وجہ سے ڈرائیور کو صحیح سمت معلوم نہ ہو سکی اور کار ایک گڑھے میں گر گئی جسے بمشکل وہاں سے نکالا گیا موڑ سے مگبورکا قریباً ایک فرلانگ کے فاصلہ پر تھا چنانچہ وہاں سے یا الفا شریف کو مگبورکا بھجوایا گیا کہ مکرم مولوی فضل الٰہی صاحب عارف سے مل کر روشنی کا کوئی انتظام کر سکے تھوڑی دیر میں مولوی فضل الٰہی صاحب موٹر سائیکل پر وہاں پہنچ گئے اور اس موٹر سائیکل کی روشنی میں کار چلاتے ہم بخیریت مشن ہاؤس پہنچ گئے۔ سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کو حاصل ہیں

اگلے روز ۱۱ جنوری کو وہاں آدم ہوٹل میں جو ایک احمدی دوست پا سنفا آدم کا تھا۔ کانفرنس منعقد ہوئی۔ اور اردگرد سے جماعتوں سے کافی دوست تشریف لائے ہوئے تھے ماٹوٹوکا کے احمدی پراماؤنٹ چیف بھی تشریف لائے ہوئے غیر از جماعت دوست بھی تشریف لائے اور خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ کانفرنس نہایت کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوئی۔ پھر ہم وہاں سے آگے ایک جگہ مسنگیی گئے جہاں ہمارا ایک سیکنڈری سکول اور ہسپتال بھی تھا وہاں سے کار میں نئی بیٹری ڈالی اور ضروری مرمت بھی کروائی گئی۔

یہاں احمدی دوست پا سنفا آدم کا ذکر کرنا بھی مناسب معلوم ہوتا ہے یہ دوست سیرالیون کے ابتدائی احمدیوں میں سے ہیں یہ پہلے ایک لبنانی دوکاندار کے پاس باورچی کا کام کرتے تھے مگر بعد میں انہوں نے اپنا کاروبار شروع کیا اور خدا تعالیٰ نے ان کے کام میں اتنی برکت ڈالی کہ علاوہ دو تین مکانوں کے انہوں نے وہاں ایک شاندار ہوٹل بھی تعمیر کر لیا جماعت کے لئے بہت غیرت رکھنے والے اور قربانی کرنے والے دوست ہیں۔ انہوں نے ایک مکان مربی کی رہائش کے لئے وقف کر رکھا تھا۔ مجھے یاد ہے کہ ۱۹۵۳ء کے شروع میں جب میں مگبورکا گیا تو وہاں احمدیہ بیت الذکر کچے بلاکس کا اور نہایت خستہ حالت میں تھا میں نے جماعت کو تحریک کی کہ اسے گرا کر سیمنٹ بلاکس سے تعمیر کیا جائے مگر جماعت کے دوستوں نے کہا کہ ہم میں ابھی اتنی استطاعت نہیں کہ نیا بیت الذکر تعمیر کیا جائے لہٰذا اسے ابھی گرانے کی ضرورت نہیں لیکن پا سنفا آدم میرے رائے کے حق میں تھے کہ جب تک اسے گرایا نہیں جاتا اس وقت تک نیا تعمیر کرنے کی طرف توجہ نہیں ہوگی جب ہم شروع کر دیں گے تو خدا تعالیٰ ضرور ہمیں توفیق عطا فرما دے گا چنانچہ انہوں نے اپنے ملازمین بھجوا کر اس عمارت کو گرا دیا اور جب تک نیا بیت الذکر تعمیر نہ ہو گیا اپنا گھر انہوں نے عبادت کرنے کے لئے پیش کر دیا اس خانہ خدا کی تعمیر میں زیادہ حصہ ان کا ہی تھا کافی عرصہ تک یہ مگبورکا جماعت کے پریذیڈنٹ بھی رہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

○ ربوہ : ۲۹ ستمبر۔ ربوہ میں موسم معتدل ہوتا جا رہا ہے۔ گرمی اب بتدریج کم ہو رہی ہے۔

○ پی آئی اے کا ایک طیارہ نیپال کے دارالحکومت کھٹمنڈو کے ائیرپورٹ کے قریب گر کر تباہ ہو گیا۔ ۱۶۷ افراد ہلاک ہو گئے۔ اس میں سے ۱۱۴ مسافر اور عملے کے ۱۲ اراکین پاکستانی تھے دیگر غیر ملکی مسافر تھے۔ پائلٹ نے کسی گڑبڑ کی اطلاع نہیں دی۔ موسم بھی معمول کے مطابق تھا فوری طور پر طیارے کی تباہی کے اسباب معلوم نہیں ہو سکے۔ طیارہ کی تباہی لینڈنگ سے صرف چھ منٹ پہلے ہوئی جب کہ مسافر لینڈنگ کے لئے بیلٹ باندھ چکے تھے۔ خیال ہے کہ طیارہ جنوب میں واقع ایک پہاڑی سے ٹکرا گیا۔

○ دنیائے کرکٹ کے تاریخ ساز کردار عمران خان نے کرکٹ سے ریٹائر ہونے کا اعلان کر دیا۔ ان کا کرکٹ کیریئر ۲۱ سال پر محیط تھا جس میں ان کے آخری میچ میں پاکستان نے پہلی بار ورلڈ کپ جیتا تھا۔ انہوں نے کہا کہ اب میرا سب سے بڑا کارنامہ یہی ہو گا کہ لاہور میں کینسر ہسپتال بن جائے۔

○ ۳۰۰ مسافروں سے بھرا ہوا جمبو جیٹ اپنے ہی جنگی طیاروں کے ہاتھوں تباہ ہوتے ہوتے رہ گیا۔ جدہ جانے والا مسافر طیارہ کہوٹہ کے اوپر پہنچ گیا تو اسے بتایا گیا کہ وہ ممنوعہ علاقے میں آ گیا ہے۔ پائلٹ نے اصرار کیا کہ اس کا راستہ صحیح ہے اس پر دو ایف سولہ طیارے پلک جھپکتے میں طیارے کے سر پر پہنچ گئے اور طیارے کو وارننگ دی تب اس نے اپنا رخ پشاور کی طرف کر لیا۔

○ وزیر اعظم نے سیلاب کے نقصانات پورے کرنے کے لئے ٹیکس لگانے سے انکار کر دیا ہے۔

○ جنرل ضیاء الحق کی ہلاکت کے ذمہ دار فضائی حادثے کی وجوہات معلوم کرنے کے لئے عدالتی کمیشن نے گواہیاں ریکارڈ کرنی شروع کر دی ہیں۔ اڈیالہ جیل میں ۱۴ سال قید کی سزا کاٹنے والے مبینہ طور پر اسرائیلی خفیہ ادارے کے ایجنٹ پائلٹ اکرم نے بیان دیا کہ جنرل حمید گل اور جنرل اسلم بیگ نے مجھے سانحہ بہاولپور کی ذمہ داری ائیر مارشل ذوالفقار پر ڈالنے کے لئے مجبور کیا تھا۔ گواہ زیادہ تر موضوع سے ہٹ کر بولتا رہا۔ اس نے الزام لگایا کہ آئی ایس آئی کے سابق افسر اسلحے کی سمگلنگ کرتے تھے۔ ایک فرم اوجڑی کیمپ سے اسلحہ چرا کر سمگلنگ کرتی تھی۔

○ افغانستان میں دوستم ملیشیا نے کابل ائیرپورٹ اور اہم تنصیبات پر قبضہ کر لیا ہے۔ جنرل رشید دوستم کو احمد شاہ مسعود اور بعض دیگر افغان لیڈروں کی حمایت بھی حاصل ہے۔ اس سے حزب اسلامی کے حکمت یار اور صدر ربانی کے درمیان ہونے والا معاہدہ بھی کھٹائی میں پڑنے کا اندیشہ ہے۔ افغانستان کے دارالحکومت کے گردونواح میں بھی کمیونسٹ ملیشیا کے اثر و رسوخ اور مختلف جگہوں پر نگرانی کی بھی اطلاعات ملی ہیں۔

○ صدر اسحٰق نے ترکی میں کہا ہے جب تک مسئلہ کشمیر حل نہیں ہوتا امن ہم سے دور بھاگتا رہے گا۔

○ پیپلز پارٹی نے حکومت کے خلاف تحریک کی تیاریاں شروع کر دی ہیں تمام عہدیداروں اور کارکنوں کو تیار رہنے کی ہدایت کر دی گئی غلام مصطفےٰ جتوئی حکومت کے خلاف کسی بھی تحریک میں ایم کیو ایم کی شمولیت کے خواہاں ہیں۔

○ پیپلز پارٹی کے لیڈر ریٹائرڈ جنرل نصیر اللہ بابر نے کہا ہے کہ مرتضےٰ بھٹو کے خلاف مقدمہ درحقیقت کوئی مقدمہ نہیں یہ ڈرامہ رچایا جا رہا ہے

○ جماعت اسلامی کے لیاقت بلوچ نے کہا ہے کہ افغان صدر سے قاضی حسین احمد کے خلاف بات کروانا حکومت کی مجبوری ہے۔

○ دریائے چناب کے کٹاؤ نے ضلع خانیوال میں پھر تباہی مچا دی۔ سینکڑوں افراد پانی میں گھر گئے ہیں۔

○ کوآپریٹیوز کے مسئلے اور فوج کے بارے میں ایک نظم چھاپنے پر جنگ گروپ کے ایڈیٹر انچیف میر شکیل الرحمان دی نیوز اسلام آباد کی ایڈیٹر ڈاکٹر ملیحہ لودھی، ایک رپورٹر اور نامعلوم شاعر کے خلاف بغاوت کا مقدمہ ایک خصوصی عدالت میں درج کر دیا گیا ہے اس مقدمہ کے درج ہونے پر قومی اسمبلی سے تمام اخبار نویس اور ساری اپوزیشن واک آؤٹ کر گئی۔ وزیر داخلہ چوہدری شجاعت حسین اور وزیر قانون و انصاف چوہدری غفور پریس گیلری میں صحافیوں کو منانے گئے لیکن ملاقات بے نتیجہ رہی وزراء کا کہنا تھا کہ دی نیوز کے خلاف مقدمہ واپس نہیں لیا جا سکتا۔ سیاست دانوں پر بھی مقدمات بنیں گے۔ وزراء نے کہا کہ قابل اعتراض نظم میں لوگوں کو بغاوت پر اکسانے اور موجودہ حکمرانوں کے خلاف نازیبا الفاظ استعمال کرنے پر مقدمہ قائم کیا گیا ہے۔

○ آپریشن کی آڑ میں سندھ میں پولیس نے اندھیر مچا دیا۔ فوج کے نام پر گرفتاریوں تشدد اور رشوت کا سلسلہ جاری ہے۔

○ سندھ آپریشن کے فیصلہ کن مرحلے کی تیاریاں مکمل کر لی گئیں۔ فری ہینڈ اور مزید اختیارات کی درخواست کی جائے گی۔

○ پاکستانی وزیر خزانہ سیلاب زدگان کے لئے آئی ایم ایف سے ۱۵ سو ملین ڈالر لینے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔

○ وزیر اعظم نے یہ بات دہرائی ہے کہ سندھ آپریشن کسی سیاسی جماعت کے خلاف نہیں۔

○ لاہور ہائی کورٹ نے ویڈیو گیمز بلیئرڈ اور کیرم کلبوں پر پابندی کو غیر قانونی قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ ان کھیلوں سے نوجوان نسل بے راہ روی کا شکار ہونے سے بچ گئی ہے۔

○ صدر غلام اسحاق خان ترکی کے دورہ پر انقرہ پہنچ گئے۔ ترک صدر ترگت اوزال اور وزیر اعظم سلیمان ڈیمرل نے استقبال کیا مزار کمال اتاترک پر بھی حاضری دی۔

○ اسرائیلی فوج نے مسجد اقصیٰ کا محاصرہ کر لیا قبلہ اوّل کو جانے والے تمام راستے بند کر دیئے گئے۔

تبدیلی نام

میں نے اپنی بیٹی ربیبہ کا نام سلطانہ اور دوسری بیٹی فرزانہ کا نام نصرت ریحانہ رکھ لیا ہے اب اسی نام سے انہیں لکھا اور پکارا جائے۔

جاوید احمد جاوید (مربی سلسلہ)
دارالعلوم شرقی ۴۱/۹ ربوہ

پیتم

ضرورت ہے
۱۔ آفس ورک کے لئے آدمی (عمر ۲۵ تا ۳۵ سال)
۲۔ آٹو ربڑ پارٹس کا کام سیکھنے کیلئے لڑکے۔ دوران ٹریننگ وظیفہ بھی دیا جائے گا۔ (رہائش مفت ہو گی)
میاں بھائی
۱۰۔ منٹگمری روڈ۔ لاہور
فون نمبر ۲۲۳۳۷۲ / ۲۲۳۳۷۳

شاہ تاج ٹیکسٹائل لمیٹڈ
ہمیں اپنی ٹیکسٹائل مل کے لئے نئے کوالیفائیڈ یا تربیت یافتہ مکینیکل اور الیکٹرک / الیکٹرانک ٹیکنالوجی میں ڈپلومہ ہولڈرز کی ضرورت ہے۔
خواہشمند افراد اپنی درخواستوں مع سرٹیفکیٹس کے ساتھ مل میں خاکسار کو فوری طور پر ملیں۔
مینیجر ایڈمنسٹریشن :۔ شاہ تاج ٹیکسٹائل لمیٹڈ
۴۶۔ کلومیٹر لاہور ملتان روڈ۔ نزد گولڈن جوس فیکٹری۔ بھائی پھیرو